احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

ہفتہ 30- اکتوبر 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
213029
CPL 61
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

ہفتہ 30- اکتوبر 1999ء - 20 رجب 1420 ہجری- 30- اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 247

نماز اور سکینت

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس میں دوڑ کر شامل نہ ہوا کرو بلکہ وقار اور سکینت سے چل کر آؤ- نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو-

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب المشی الی الجمعۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے- میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو- ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے- جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے-

خدا کی رحمت کے سرچشمہ سے فائدہ اٹھانے کا اصل قاعدہ یہی ہے- خدا تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جیسے اس انسان کا قدم بڑھتا ہے ویسے ہی پھر خدا کا قدم بڑھتا ہے- خدا تعالیٰ کی خاص رحمتیں ہر ایک کے ساتھ نہیں ہوتیں- اور اسی لئے جن پر یہ ہوتی ہیں- ان کے لئے وہ نشان بولی جاتی ہیں- (اس کی نظیر دیکھ لو) کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے دشمنوں نے کیا کیا کوششیں آپ کی ناکامیابی کے واسطے کیں مگر ایک پیش نہ گئی حتیٰ کہ قتل کے منصوبے کئے- مگر آخر ناکامیاب ہی ہوئے- خدا تعالیٰ یہ تجویز پیش کرتا ہے (اس خاص رحمت کے حصول کے واسطے جو اخلاق وغیرہ حاصل کئے جاویں تو) ان امروں کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جاوے نہ کہ ہمارے سامنے- اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھیں اور اس کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں ہے- کیونکہ روزے تو ایک سال کے بعد آتے ہیں- اور زکوٰۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے- مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی) کو پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نہ کریں- اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے- اسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اسی سیکنڈ میں- کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں- اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہ ہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے- مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرایا ہے- جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے- اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع، علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہوں اگر اسے مہر آجاوے تو ابھی دے دیوے- بڑی تضرع سے دعا کرے- ناامید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اور اگر اسی طرح کرے تو (اس راحت کو) جلدی دیکھ لے گا- اور خدا تعالیٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہوں گے اور خود خدا بھی ملے گا تو یہ طریق ہے جس پر کاربند ہونا چاہئے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 681-682)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطبہ جمعہ کے وقت میں تبدیلی

یورپ میں موسم سرما کے اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے آئندہ سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ شام 5 بجے کی بجائے شام 6 بجے نشر ہوا کرے گا- احباب اس تبدیلی کو نوٹ فرمالیں-

(نظارت اشاعت)

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

مورخہ 29 اکتوبر صبح کی موصولہ اطلاع درج ذیل ہے-

کل بخار ہو گیا تھا- جو آج کم ہے- طبیعت تاحال ناساز ہے-

احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے- اور شفاء کامل عطا فرمائے-

نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء کی کامیابی

○ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر انتظام ضلع کی سطح پر ہونے والے علمی و ادبی مقابلہ جات میں اکیڈمی کے درج ذیل طلباء نے اعزازت حاصل کئے

1- اردو مباحثہ- نورالجمیل اول
2- انگلش تقریر- مبشر احمد طارق اول
3- بیت بازی- نورالجمیل اول
4- فی البدیہ تقریر- نورالجمیل دوم

اس سے قبل تحصیل کی سطح پر ہونے والے مقابلہ جات میں اکیڈمی کے طلباء نے 17 اعزازت حاصل کئے تھے- احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ یہ اعزازت ادارہ اور طلباء کے لئے مبارک کرے آمین-

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 80)

خلوت گزینی کی ایک ساعت کی قیمت

حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے:۔

"مجھے تو اللہ تعالیٰ کی محبت نے ایسی محویت دی تھی۔ کہ تمام دنیا سے الگ ہو بیٹھا تھا۔ تمام چیزیں سوائے اس کے مجھے ہرگز نہ بھاتی تھیں۔ میں ہرگز ہرگز حجرہ سے باہر قدم رکھنا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے ایک لحہ بھی شہرت کو پسند نہیں کیا۔ میں بالکل تنہائی میں تھا۔ اور تنہائی ہی مجھ کو بھاتی تھی۔ شہرت اور جماعت کو جس نفرت سے میں دیکھتا تھا۔ اس کو خدا ہی جانتا ہے۔ میں تو طبعاً گمنامی کو چاہتا تھا۔ اور یہی میری آرزو تھی۔ خدا نے مجھ پر جبر کرکے اس سے مجھے باہر نکالا۔ میری ہرگز مرضی نہ تھی۔ مگر اس نے میری خلاف مرضی کیا۔ کیونکہ وہ ایک کام لینا چاہتا تھا۔ اس کام کے لئے اس نے مجھے پسند کیا۔ اور اپنے فضل سے مجھ کو اس عہدہ جلیلہ پر مامور فرمایا۔ یہ اسی کا اپنا انتخاب اور کام ہے۔ میرا اس میں کچھ دخل نہیں۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ میری طبیعت اس طرح واقع ہوئی ہے۔ کہ شہرت اور جماعت سے کوسوں بھاگتی ہے۔ اور مجھے سمجھ نہیں آتا' کہ لوگ کس طرح شہرت کی آرزو رکھتے ہیں۔ میری طبیعت اور طرف جاتی تھی۔ لیکن خدا مجھے اور طرف لے جاتا تھا۔ میں نے بار بار دعائیں کیں۔ کہ مجھے گوشہ میں ہی رہنے دیا جائے۔ مجھے میرے خلوت کے حجرے میں چھوڑ دیا جائے۔ لیکن بار بار یہی حکم ہوا' کہ اس سے نکلو۔ اور دین کا کام جو اس وقت سخت مصیبت کی حالت میں تھا' اس کو سنوارو......

میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ کہ میں ہرگز شہرت پسند نہیں ہوں۔ میں تو دنیا سے ہزاروں کوس بھاگتا تھا۔ حاسد لوگوں کی نظر چونکہ زمین اور اس کی اشیاء تک ہی محدود ہوتی ہے۔ اور وہ دنیا کے کیڑے ہیں' اور شہرت پسند ہوتے ہیں۔ ان کو اس خلوت گزینی اور بے تعلقی کی کیفیت ہی معلوم نہیں ہو سکتی۔ ہم تو دنیا کو نہیں چاہتے۔ اگر وہ چاہیں۔ اور اس پر قدرت رکھتے ہیں۔ تو سب دنیا لے جائیں۔ ہمیں ان پر کوئی گلہ نہیں۔ ہمارا ایمان تو ہمارے دل میں ہے۔ نہ دنیا کے ساتھ۔

ہماری خلوت کی ایک ساعت ایسی قیمتی ہے۔ کہ ساری دنیا اس ساعت پر قربان کرنا چاہئے۔"

("ذکر حبیب" صفحہ 203-204 از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

1907ء میں احمدی نونہالوں کی کرکٹ ٹیم

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے سپرنٹنڈنٹ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب کے قلم سے اخبار "بدر" 27۔ جون 1907ء صفحہ 3 پر شائع شدہ ایک خبر:۔

6۔ جون کو تعلیم الاسلام اسکول کا میچ گورنمنٹ ہائی سکول بٹالہ سے ہوا 2 رنز اور سیون وکٹز سے تعلیم الاسلام جیت گیا 7۔ جون کو بیرنگ ہائی سکول کے ساتھ میچ دگراں رہا اور 8۔ جون کو فٹ بال میں ایک گول کے فاصلے سے تعلیم الاسلام نے بیرنگ اسکول کو شکست دی۔ طلباء کا اخلاق اور باہمی تعلق قابل تعریف رہا۔

قادیان کے نام سے سب کو انس ہو گیا۔

مسٹر ٹنڈل..... پرنسپل بیرنگ ہائی سکول نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔ سید زاہد حسین اور مسٹر محمد سعید مشہور کرکٹر ہمارے ساتھ دلی ہمدردی اور محبت کا اظہار آخری وقت تک کرتے رہے۔ ایم بی سکول کے لڑکوں نے خاطر و مدارات میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ میاں حسین بخش صاحب جج پنشنر نے منظور علی کرکٹ پلیر (Cricket Player) سے

قرآن سنا اور محظوظ ہوئے۔ آسمان نے ہر ایک میچ میں ہم پر سایہ رکھا اور لوگ بے اختیار بول اٹھے کہ یہ تائید الٰہی ہے خدا کے مسیح پر سلام ہو"

قبولیت دعا کا عدیم المثال نشان

حضرت اقدس مسیح موعود 26۔ ستمبر 1898ء کو صبح کی نماز کے بعد حسب معمول رونق افروز ہوئے اور فرمایا:۔

"میں نے عربی تصانیف کے دوران میں تجربہ کرکے دیکھ لیا ہے کہ کثرت سے میری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ایک ایک لفظ پر دعا کی ہے۔..... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم..... کے اقتداء اور طفیل سے سب کچھ ملا ہے۔

(الحکم 28۔ فروری 1934ء صفحہ 9)

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

○

ہیں مجھ پہ میرے خدا کی عنایتیں کیسی
برس رہی ہیں فلک سے یہ رحمتیں کیسی

ملی ہیں اہل حسد سے اذیتیں۔ کیسی
مگر ہے شکر کا موقع' شکایتیں کیسی

یہ آسمان سے نازل ہیں آفتیں کیسی
گذر رہی ہیں سروں سے قیامتیں کیسی

ملیں جو خدمتِ انسانیت کے بدلے میں
وہ زخم مرہمِ دل ہیں جراحتیں کیسی

کسی سے حالِ دلِ زار کہہ نہیں سکتا
مریضِ عشق پہ عائد ہیں قدغنیں کیسی

یہ بت نمود و ریا کے' انا کی دیواریں
ہماری راہ میں حائل ہیں مشکلیں کیسی

یہ تیرِ ظلم' یہ بغض و عناد کے خنجر
دل و جگر کو ملی ہیں جراحتیں کیسی

یہ دل کدورتِ بغض و حسد سے پاک ہوا
دھلی ہیں ابرِ کرم سے کثافتیں کیسی

نہ مال و زر کی تمنا نہ عیش کی خواہش
ملی ہیں اہل قناعت کو برکتیں کیسی

پہنچ گئے ہیں فلک پر یہ انکساری سے
ملی ہیں خاک نشینوں کو رفعتیں کیسی

یہ پیاس حق میں تمہارے بنے گی آبِ حیات
ملی ہیں تشنہ لبوں کو بشارتیں کیسی

سدا سے ظلم و تعدّی کا ہے یہی انجام
ملی ہیں خاک میں قوموں کی عزتیں کیسی

ہماری زشتیٔ اعمال کا یہ ہے انجام
کہ اب تو زیست بھی مشکل ہے عشرتیں کیسی

خدا کو ہے تری کمزوریوں کا علم سلیم
تو اعترافِ خطا کر' وضاحتیں کیسی

سلیم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

قسط دوم آخر

داعیان الی اللہ اور مربیان کو حضرت مصلح موعود کی قیمتی نصائح

بارہویں ہدایت

بارہویں بات جس کا میں نے بارہا تجربہ کیا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے اسے استعمال کیا ہو اور اس کا فائدہ نہ دیکھا ہو۔ یہ ہے کہ جب انسان تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہو تو ذہن میں جتنے علوم اور جتنی باتیں ہوں ان کو نکال دے اور یہ دعا کر کے کھڑا ہو کہ اے خدا! جو کچھ تیری طرف سے مجھے سمجھایا جائے گا میں وہی بیان کروں گا۔ جب انسان اس طرح کرے تو اس کے دل سے ایسا علوم کا چشمہ پھوٹتا ہے جو بہتا ہی چلا جاتا ہے اور کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس کی زبان پر ایسی باتیں جاری ہوتی ہیں کہ وہ خود نہیں جانتا۔

اس گر کا میں نے بڑا تجربہ کیا ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ میں پانچ پانچ منٹ تقریر کرتا چلا گیا ہوں مگر مجھے پتہ نہیں لگا کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ خود بخود زبان پر الفاظ جاری ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس کے بعد جا کر معلوم ہوتا ہے کہ کس امر پر تقریر کر رہا ہوں۔ پچھلے ہی دنوں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے خطبہ نکاح کے وقت ایسا ہی ہوا۔ جب میں کھڑا ہوا تو پتہ نہیں تھا کہ کیا کہنے لگا ہوں مگر کچھ منٹ بول چکا تو پھر بات سمجھ آئی کہ اس مضمون کو بیان کر رہا ہوں۔

یہ بات اعلیٰ درجہ کی ہے اور ہر ایک شخص کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ لیکن چونکہ یہاں ہر طبقہ کے آدمی ہیں اور دوسرے بھی جب اعلیٰ درجہ پر پہنچیں گے تو اس کو سمجھ لیں گے۔ اس لئے میں اسے بیان کرتا ہوں۔ جب انسان تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہو تو بالکل خالی الذہن ہو کر کھڑا ہو اور اسی بات پر اسے بھروسہ ہو کہ جو کچھ خدا بتائے گا وہی بیان کروں گا۔ یہ توکل کا ایک ایسا مقام ہے کہ انسان جو کچھ جانتا ہے اسے بھی بھول جاتا ہے۔ ان لوگوں کو بھول جاتا ہے جو اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنا نام تک بھول جاتا ہے اور جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ نہیں جانتا کہ میں کیوں کہہ رہا ہوں اور اس کا کیا مطلب ہے؟ مثلاً وہ یہ کہتا ہے کہ خدا کی عبادت کرو ان الفاظ کو تو سمجھتا ہے اور ان کا مطلب بھی جانتا ہے مگر یہ اسے پتہ نہیں ہوتا کہ میں نے یہ کیوں کہا ہے اور کس مضمون کے بیان کرنے کے لئے میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں۔ جب وہ ایسی حالت میں ہوتا ہے تو پھر یکدم اس پر کشف ہوتا ہے کہ یہ بات ہے جس کو تو بیان کرنے لگا ہے۔ مگر یہ بات پیدا ہوتی ہے اپنے آپ کو گرا دینے سے۔ جب کوئی انسان اپنے آپ کو بالکل گرا دیتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ اسے اٹھاتا ہے لیکن اگر کوئی یہ سمجھے کہ میرے پاس علم ہے میں خوب لیکچر دے سکتا ہوں مجھے سب باتیں معلوم ہیں ان کے ذریعہ میں اپنا لیکچر بیان کروں گا تو اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مدد نہیں ملتی۔ کہا جا سکتا ہے کہ اگر لیکچر کے لئے کھڑے ہوتے وقت بالکل خالی الذہن ہو کر کھڑا ہونا چاہئے تو پھر لیکچر کے لئے نوٹ کیوں لکھے جاتے ہیں۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح لیکچر کے وقت میں نے بتایا ہے کہ بالکل خالی الذہن ہونا چاہئے اسی طرح جن لیکچروں کے لئے جوابوں کی کثرت یا مضمون کی طوالت یا اس کی مختلف شاخوں کے سبب سے نوٹ لکھنے ضروری ہوں ان کے نوٹ لکھتے وقت یہی کیفیت دماغ میں پیدا کرنی چاہئے اور پھر نوٹ لکھنے چاہئیں۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں اور اس وقت جو کچھ خدا تعالیٰ لکھاتا جاتا ہے وہ لکھتا جاتا ہوں۔ پھر ان میں اور باتیں بڑھا لوں تو اور بات ہے۔ اسی سالانہ جلسہ پر لیکچر کے وقت ایک اعتراض ہوا تھا کہ فرشتوں کا چشمہ تو خدا ہے جیسا کہ بتایا گیا ہے اور وہ اس چشمہ سے لے کر آگے پہنچاتے ہیں۔ مگر شیطان کا چشمہ کیا ہے اس اعتراض پر دس پندرہ منٹ کی تقریر میرے ذہن میں آئی تھی اور میں وہ بیان ہی کرنے لگا تھا کہ یک لخت خدا تعالیٰ نے یہ فقرہ میرے دل میں ڈال دیا کہ شیطان تو چھینتا ہے نہ کہ لوگوں کو کچھ دیتا ہے اور چھیننے والے کو کسی ذخیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ ایسا مختصر اور واضح جواب تھا کہ جسے ہر ایک شخص آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا تھا۔ لیکن جو تقریر کرنے کا میں نے ارادہ کیا تھا وہ ایک تو لمبی تھی اور دوسرے ممکن تھا کہ علمی لحاظ سے وہ ایسی مشکل ہو جاتی کہ ہمارے دیہاتی بھائی اسے نہ سمجھ سکتے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ دل میں ڈالا جاتا ہے وہ بہت جامع اور نہایت زود فہم ہوتا ہے اور اس کا اثر جس قدر سننے والوں پر ہوتا ہے اتنا کسی لمبی سے لمبی تقریر کا بھی نہیں ہوتا۔ پس تم یہ حالت پیدا کرو کہ جب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہو تو بالکل خالی الذہن ہو اور خدا تعالیٰ پر تمہارا سارا مدار ہو۔ اگرچہ یہ حالت پیدا کر لینا ہر ایک کا کام نہیں ہے اور بہت مشکل بات ہے۔ لیکن ہوتے ہوتے جب اس کی قابلیت پیدا ہو جائے تو بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

تیرہویں ہدایت

تیرہویں بات (مربی) کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کسی پارٹی میں اپنے آپ کو داخل نہ سمجھے۔ بلکہ سب کے ساتھ اس کا ایک جیسا ہی تعلق ہو۔ یہ بات (بزرگوں) میں بھی ہوتی تھی کہ کسی سے محبت اور کسی مناسبت کی وجہ سے زیادہ تعلق ہوتا تھا اور وہ دوسروں کی نسبت آپس میں زیادہ تعلق رکھتے تھے۔ اور ہم میں بھی اس طرح ہے اور ہونی چاہئے کہ لیکن جو بات بری ہے اور جس سے (مربی) کو بالا رہنا چاہئے یہ ہے کہ وہ کسی فریق میں اپنے آپ کو شامل کر لے (-) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تو دیکھا کہ دو پارٹیاں آپس میں تیر اندازی کا مقابلہ کر رہی ہیں آپؐ ان کا حوصلہ بڑھانے کے لئے ایک کے ساتھ ہو کر تیر مارنے لگے اس پر دوسری پارٹی نے اپنی کمانیں رکھ دیں اور کہا ہم آپؐ کا مقابلہ نہیں کریں گے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا لو۔ میں دخل نہیں دیتا۔ چونکہ آپؐ سب کے ساتھ ایک ہی تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے آپؐ کو مد مقابل بنانے کے لئے صحابہؓ تیار نہ ہوئے۔ اور اس بات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلیم کر کے دخل دینا چھوڑ دیا۔ یہ چونکہ جنگی لحاظ سے ایک مقابلہ تھا۔ اس لئے آپؐ الگ ہو گئے ورنہ ایسی باتیں جو تفریح کے طور پر ہوتی ہیں ان میں آپؐ شامل ہوتے تھے۔ چنانچہ ایسا ہوا ہے کہ گھوڑ دوڑ میں آپؐ نے بھی اپنا گھوڑا دوڑایا۔ اس قسم کی باتوں میں شامل ہونے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ غرض (مربی) کو بھی ایسی باتوں میں کسی فریق کے ساتھ نہیں ہونا چاہئے جو مقابلہ کے طور پر ہوں اور بالکل الگ تھلگ رہ کر اس بات کا ثبوت دینا چاہئے کہ اس کے نزدیک دونوں فریق ایک جیسے ہی ہیں۔

چودہویں ہدایت

چودہویں بات یہ ضروری ہے کہ کسی کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ میرا علم کامل ہو گیا ہے بہت لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ ہمارا علم مکمل ہو گیا ہے اور ہمیں اور کچھ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر اس سے زیادہ جہالت کی اور کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ علم کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ میں تو علم کی مثال ایک رستہ کی سمجھا کرتا ہوں جس کے آگے دو رستے ہو جائیں پھر اس کے آگے دو ہو جائیں اور پھر اس کے آگے دو۔ اسی طرح آگے شاخیں ہی شاخیں نکلتی جائیں اور اس طرح کئی ہزار رستے بن جائیں۔ یہی حال علم کا ہوتا ہے۔ علم کی بے شمار شاخیں ہیں اور اس قدر شاخیں ہیں جن کی انتہاء ہی نہیں۔ پس علم کا خاتمہ شاخوں کی طرف نہیں ہوتا بلکہ اس کا خاتمہ جڑ کی طرف ہے کہ وہ ایک ہے اور وہ ابتداء ہے جو جہالت کے بالکل قریب ہے۔ بلکہ جہالت سے بالکل ملی ہوئی ہے ورنہ آگے جوں جوں بڑھتے جائیں اس کی شاخیں نکلتی آتی ہیں اور وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتیں اگر کسی نے ایک شاخ کو ختم کر لیا تو اس کے لئے دوسری موجود ہے۔ غرض علم کی کوئی حد نہیں ہوتی اور وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور روحانی علوم کی تو قطعاً کوئی حد ہے ہی نہیں۔ ڈاکٹری کے متعلق ہی کس قدر علوم دن بدن نکل رہے ہیں اور روز بروز ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پس کوئی علم ختم نہیں ہو سکتا۔ اور جہاں کسی کو یہ خیال پیدا ہو کہ علم ختم ہو گیا ہے وہاں سمجھ لینا چاہئے کہ وہ علم کے درخت سے اتر کر جہالت کی طرف آ گیا ہے۔ پس کبھی یہ مت خیال کرو کہ ہمارا علم کامل ہو گیا۔ کیونکہ ایک تو یہ جھوٹ ہے کوئی علم ختم نہیں ہو سکتا۔ دوسرے اس سے انسان متکبر ہو جاتا ہے اور اس کے دل پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر انسان ہر وقت اپنے آپ کو طالب علم سمجھے اور اپنے علم کو بڑھاتا رہے تو اس کے دل پر زنگ نہیں لگتا۔ کیونکہ جس طرح چلتی تلوار کو زنگ نہیں لگتا۔ لیکن اگر اسے یوں ہی رکھ دیا جائے اور اس سے کام نہ لیا جائے تو زنگ لگ جاتا ہے۔ پس ہر وقت اپنا علم بڑھاتے رہنا چاہئے اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ علم کبھی ختم نہیں ہوتا۔

پندرہویں ہدایت

پندرہویں بات (مربی) کے لئے یہ ضروری ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ بلّغ میں کہا گیا ہے کہ پہنچا دے۔ اور جس کو کچھ پہنچایا جاتا ہے وہ بھی کوئی وجود ہونا چاہئے جو معیّن اور مقرر ہو۔ ورنہ اگر کسی معیّن وجود کو نہ پہنچانا ہوتا تو یہ کہا جاتا کہ پھینک دو یا بانٹ دو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پہنچانا فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ معیّن وجود ہیں جن کو ان کا حصہ پہنچانا ہے۔ (-) پس کسی قوم اور کسی فرقہ کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھا جائے (مربی) کا کام پہنچانا ہے اور جس کو پہنچانے کے لئے کہا جائے اسے پہنچانا اس کا فرض ہے۔ اسے یہ حق نہیں کہ جسے ذلیل سمجھے اسے نہ پہنچائے اور جسے معزز سمجھے اسے پہنچائے۔ مگر ہمارے (داعیان) میں یہ نقص ہے کہ وہ ادنیٰ اقوام چوہڑوں چماروں میں (دعوت الی اللہ) کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ بھی خدا کی مخلوق ہے اسے بھی ہدایت کی ضرورت ہے۔ ان کو بھی (دعوت الی اللہ) کرنی چاہئے اور سیدھے رستہ کی طرف لانا چاہئے۔ عیسائیوں نے ان سے بڑا فائدہ اٹھایا ہے اور اس سے زیادہ ہندوستان میں ایسی اقوام کے لوگوں کو عیسائی بنا لیا ہے جتنی ہماری جماعت کی تعداد ہے اور اب ان لوگوں کو کونسل کی ممبری کی ایک سیٹ بھی مل گئی ہے۔ ہمارے (مربی) اس طرف خیال نہیں کرتے۔ حالانکہ ان لوگوں کو سمجھانا بہت آسان ہے۔ ان کو ان کی حالت کے مطابق بتایا جائے کہ دیکھو تمہاری کیسی گری ہوئی حالت ہے۔ اس کو درست کرو اور اپنے آپ کو دوسرے انسانوں میں ملنے جلنے کے قابل بناؤ۔ اس قسم کی باتوں کا ان پر بہت اثر ہوگا۔ اور جب انہیں اپنی ذلیل حالت کا احساس ہو جائے گا اور اس سے نکلنے کا طریق انہیں بتایا جائے گا تو وہ ضرور نکلنے کی کوشش کریں گے۔ ان کو کسی مذہب کے قبول کرنے میں سوائے قومیت کی روک کے اور کوئی روک نہیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا تو یہ اچھی بات نہ ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے ہاں جو چوہڑیاں آتی ہیں۔ (وعظ) کرنے پر کہتی ہیں۔ ہم (احمدی) ہی ہیں مگر ہم اپنی قوم کو کیونکر چھوڑ دیں۔ یہ روک اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ دس پندرہ بیس گھر اکٹھے کے اکٹھے (احمدی) ہو جائیں اور ان کی قوم کی قوم بنی رہے جیسا کہ یہ لوگ جب عیسائی ہوتے ہیں تو اکٹھے ہی ہو جاتے ہیں۔ پس ان میں (دعوت الی اللہ) کرنے کی ضرورت ہے اور سخت ضرورت ہے۔ اگر ہم ساری دنیا کے لوگوں کو (احمدی) بنا لیں مگر ان کو چھوڑ دیں تو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ چوہڑے چمار تھے اس لئے ہم نے ان کو (احمدی) نہیں بنایا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بھی آنکھ' کان' ناک' دماغ' ہاتھ' پاؤں اسی طرح دیئے ہیں جس طرح اوروں کو دیئے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انہوں نے ان چیزوں کا غلط استعمال کر کے انہیں خراب کر لیا ہے اگر ان کی اصلاح کر لی جائے۔ تو وہ بھی ویسے ہی انسان بن سکتے ہیں جیسا کہ دوسرے۔ چنانچہ مسیحیوں میں بعض چوہڑوں نے تعلیم پا کر بہت ترقی کر لی ہے۔ ان کے باپ دادا عیسائی ہو گئے اور اب وہ علم پڑھ کے معزز عہدوں پر کام کر رہے ہیں اور معزز سمجھے جاتے ہیں۔ پس اگر ان لوگوں کی اصلاح کر لی جائے تو یہ بھی اوروں کی طرح ہی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ہمارے (داعیان) کو اس طرف بھی خیال کرنا چاہئے اور ان لوگوں میں بھی (دعوت الی اللہ) کرنی چاہئے۔

سولہویں ہدایت

سولہویں بات (مربی) کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے ملنا جلنا جانتا ہو۔ بہت لوگ اس بات کو معمولی سمجھتے ہیں اور اس سے کام نہیں لیتے۔ لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اور اس طرح بہت اعلیٰ نتائج نکلتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں لوگوں کے خیموں میں جاتے اور (دعوت الی اللہ) کرتے تھے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھتے ہیں وہ عام لیکچروں میں نہیں آتے ان کے گھر جا کر ان سے ملنا چاہئے۔ اس طرح ملنے سے ایک تو وہ لوگ باتیں سن لیتے ہیں۔ دوسرے ایک اور بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر کبھی کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو گی تو اگر یہ لوگ ظاہری مدد نہیں دیں گے تو خفیہ ضرور دیں گے۔ کیونکہ ملنے اور واقفیت پیدا کر لینے سے ایک ذاتی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ لوگ جن میں شرافت ہوتی ہے اس کا ضرور لحاظ رکھتے ہیں۔ ہمارے مسٹر محمد امین سابق ساگر چند صاحب میں ملنے کی عادت ہے۔ وہ لارڈوں تک سے ملتے رہے ہیں اور اب تک خط و کتابت کرتے رہتے ہیں۔ تو ملنے جلنے اور واقفیت پیدا کر لینے سے انسان بہت سی باتیں منا سکتا ہے۔ جو کسی دوسرے ذریعہ سے نہیں منا سکتا۔ اس لئے ہمارے (مربیان) کو اس بات کی بھی عادت ڈالنی چاہئے اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

سترہویں ہدایت

سترہویں بات یہ ہے کہ (مربی) میں ایثار کا مادہ ہو۔ جب تک یہ نہ ہو لوگوں پر اثر نہیں پڑتا۔ جب ایثار کی عادت ہو تو لوگ خود بخود کھنچے چلے آتے ہیں۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایثار کس طرح کریں۔ کونسا موقع ہمارے لئے ایثار کا ہوتا ہے مگر اس کے بہت موقعے اور محل ملتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہی دیکھ لو کہ ریل پر سوار ہونے والوں کو قریباً ہر اسٹیشن پر وہ لوگ سوار ہونے سے روکتے ہیں جو پہلے بیٹھے ہوتے ہیں۔ سوار ہونے والا ان کی منتیں کرتا ہے خوشامدیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کھڑا ہی رہوں گا لیکن اسے روکا جاتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو دیکھا گیا ہے کہ پھر جو سوار ہونے کے لئے آتا ہے اسے سب سے آگے بڑھ کر وہی روکتا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں جگہ نہیں ہے ہمارا دم پہلے ہی گھٹ رہا ہے اسی طرح ہر جگہ ہوتا رہتا ہے۔ ایسے موقع پر (مربی) ان کا افسر بن کر بیٹھ جائے اور نرمی و محبت سے کہے آنے دیجئے کوئی حرج نہیں بیچارہ رہ گیا تو نہ معلوم اس کا کتنا نقصان ہو۔ اور اگر کہیں جگہ نہ ہو تو کہہ دے میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ یہاں بیٹھ جائے گا۔ جب وہ اس بات کے لئے تیار ہو جائے گا اور اس قدر ایثار کرے گا تو اس کا لوگوں پر اتنا اثر ہو گا کہ سب ایثار کے لئے تیار ہو جائیں گے اور تھوڑی تھوڑی جگہ نکال کر آنے والے کو بٹھا دیں گے۔ اس طرح اسے اپنی جگہ بھی نہیں چھوڑنی پڑے گی اور بات بھی پوری ہو جائے گی۔ اس قسم کی باتوں سے (مربی) لوگوں کو ممنون احسان بنا سکتے ہیں ایک (مربی) جن لوگوں کو گاڑی کے اندر لائے گا وہ تو اس کے شکر گزار ہوں گے ہی دوسرے بھی اس کے اخلاق سے متاثر ہوں گے اور اس کی عزت کرنے لگیں گے اور اس طرح انہیں (دعوت الی اللہ) کرنے کا موقع نکل آئے گا۔ لیکن اگر اس موقع پر اسی قسم کی بداخلاقی دکھائی جائے جس طرح کی اور لوگ دکھاتے ہیں تو پھر کوئی بات سننے کے لئے تیار نہ ہو گا۔ اور نہ تمہیں خود جرأت ہو سکے گی کہ ایسے موقع پر کسی کو (دعوت الی اللہ) کر سکو۔ ایک سفر میں ایک شخص گاڑی کے اس کمرہ میں آ داخل ہوا جس میں ہمارے آدمی بیٹھے تھے۔ اس کے پاس بہت سا اسباب تھا جب وہ اسباب رکھنے لگا تو بعض نے اسے کہا کہ یہ سیکنڈ کلاس ہے۔ اس سے اتر جایئے اور کوئی جگہ تلاش کیجئے لیکن وہ خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہا۔ اور جب اسباب رکھ چکا تو سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ نکال کر ان کو دکھلا دیا اس پر وہ سخت نادم ہو کر بیٹھ گئے۔ مجھے سخت افسوس تھا کہ ان لوگوں نے اس قسم کی بداخلاقی کیوں دکھائی۔ جب میں نے اس کا جواب سنا تو میرے دل کو بہت خوشی ہوئی۔ جس سے اس طرح پیش آئے تھے وہ لوگ (دعوت الی اللہ) کر سکتے تھے اور وہ ان کی باتوں سے متاثر ہو سکتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ تو ایثار کے موقع پر ایثار کر کے لوگوں میں اپنا اثر پیدا کرنا چاہئے تاکہ (دعوت الی اللہ) کے لئے راستہ نکل سکے۔ اس قسم کی اور بیسیوں باتیں ہیں جن میں انسان ایثار سے کام لے سکتا ہے۔

اٹھارہویں ہدایت

اٹھارہویں بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دلائل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عقلی اور دوسرے ذوقی' عقل تو چونکہ کم و بیش ہر ایک میں ہوتی ہے اس لئے عقلی دلائل کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ لیکن ذوقی دلیل ہوتی تو سچی اور پکی ہے مگر چونکہ ایسی ہوتی ہے کہ مناسبت ذاتی کے بغیر اس کو سمجھنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا مخالف کے سامنے پیش کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر اس میں بھی ذوق سلیم ہوتا اور اس کا دل اس قابل ہوتا کہ اس بات کو سمجھ سکے تو وہ احمدی کیوں نہ ہو گیا ہوتا اور کیوں الگ رہتا۔ اس کا تم سے الگ رہنا بتاتا ہے کہ اس میں وہ ذوق سلیم نہیں ہے جو تمہارے اندر ہے۔ اور ابھی اس کا دل اس قابل نہیں ہوا کہ ایسا ذوق اس کے اندر پیدا ہو سکے۔ اس لئے پہلے اس کے اندر یہ ذوق پیدا کرو اور پھر اس قسم کی دلیلیں اسے سناؤ۔ ورنہ اس کا الٹا اثر پڑے گا۔ کئی (مربی) ہیں جو مخالفین کے سامنے اپنی ذوقی باتیں سنانے لگ جاتے ہیں اور اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ مخالف اس کا ثبوت مانگتا ہے تو وہ دیا نہیں جا سکتا اور اس طرح زک اٹھانی پڑتی ہے۔ پس مخالفین کے سامنے ایسے دلائل پیش کرنے چاہئیں جو عقلی ہوں اور جن کی صحت ثابت کی جا سکے۔

انیسویں ہدایت

انیسویں بات یہ ہے کہ (مربی) کوئی موقع (دعوت الی اللہ) کا جانے نہ دے۔ اسے ایک دھت لگی ہو کہ جہاں جائے جس مجلس میں جائے' جس مجمع میں جائے' (دعوت) کا پہلو نکال ہی لے۔ جن لوگوں کو باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ ہر ایک مجلس میں بات کرنے کا موقع نکال لیتے ہیں۔ مجھے باتیں نکالنے کی مشق نہیں ہے اس لئے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ گھنٹہ گھنٹہ بیٹھے رہنے پر بھی کوئی بات نہیں کی جا سکتی۔ حضرت مسیح موعود عام طور پر باتیں کر لیتے تھے۔ مگر پھر بھی بعض دفعہ چپ بیٹھے رہتے تھے۔ ایسے موقع کے لئے بعض لوگوں نے مثلاً میاں معراج الدین صاحب اور خلیفہ رجب الدین صاحب نے یہ عمدہ طریق نکالا تھا کہ کوئی سوال پیش کر دیتے تھے کہ حضور مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں اس پر تقریر شروع ہو جاتی۔ تو بعض لوگوں کو باتیں کرنے کی خوب عادت ہوتی ہے۔ اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں چپ کرانا پڑتا ہے۔ (مربیان) کے لئے باتیں کرنے کا ڈھب سیکھنا نہایت ضروری ہے۔

میر صاحب ہمارے نانا جان کو خدا کے فضل سے یہ بات خوب آتی ہے۔ میں نے ان کے ساتھ سفر میں رہ کر دیکھا کہ خواہ کوئی کسی قسم کی بھی باتیں کر رہا ہو۔ وہ اس سے (دعوت الی اللہ) کا پہلو نکال ہی لیتے ہیں۔

بیسویں ہدایت

بیسویں بات یہ ہے کہ (مربی) بے ہودہ بحثوں میں نہ پڑے۔ بلکہ اپنے کام سے کام رکھے۔ مثلاً ریل میں سوار ہو تو یہ نہیں کہ ترک موالات پر بحث شروع کر دے۔ میں نے اس کے متعلق کتاب لکھی ہے مگر اس لئے لکھی ہے کہ میرے لئے جماعت کی سیاسی حالت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اور سیاسی طور پر اپنی جماعت کی حفاظت کرنا بھی میرا فرض ہے۔ اگر میں صرف (مربی) ہوتا تو کبھی اس کے متعلق کچھ نہ لکھتا کیونکہ (مربی) کو ایسی باتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے ہر وقت اپنے کام کا ہی فکر رکھنا چاہئے۔ اور اگر کہیں ایسی باتیں ہو رہی ہوں جو اس کے دائرہ عمل میں داخل نہیں ہیں تو وہ واعظانہ رنگ اختیار کرے اور کہے کہ اتفاق و اتحاد ہی اچھا ہوتا ہے اور وہی طریق عمل اختیار کرنا چاہئے جس میں کوئی فساد نہ ہو کوئی فتنہ نہ پیدا ہو اور کسی پر ظلم نہ ہو۔ اس کے سوا کیا ہو یا کیا نہ ہو اس میں پڑنے کی اسے ضرورت نہیں ہے بلکہ یہی کہے کہ ہر ایک وہ بات جو فساد' فتنہ اور ظلم و ستم سے خالی ہو اور حق و انصاف پر مبنی ہو اسے ہم ماننے کے لئے تیار ہیں اور اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جو بات حق و صداقت پر مبنی ہو اسے ہم ہر وقت ماننے کے لئے تیار ہیں۔

اکیسویں ہدایت

اکیسویں بات یہ ہے کہ (مربی) کو اس بات کی بھی نگرانی کرنی چاہئے کہ ہماری جماعت کے لوگوں کے اخلاق کیسے ہیں۔ (مربی) کو اپنے اخلاق درست رکھنے بھی نہایت ضروری ہیں۔ مگر اس کے اخلاق کا اثر مخالفین پر اتنا نہیں ہوتا جتنا ان لوگوں کے اخلاق پر ہوتا ہے جو ہر وقت ان کے پاس رہتے ہیں۔ (مربی) تو ایک آدھ دن کے لئے کسی جگہ جائے گا اور مخالفین اس کے اخلاق کا اندازہ بھی نہ لگا سکیں گے۔ ان پر تو وہاں کے احمدیوں کے اخلاق کا ہی اثر ہو گا۔ لیکن اگر ان احمدیوں کے اخلاق اچھے نہیں جو ان میں رہتے ہیں تو خواہ انہیں کوئی دلیل سناؤ ان کے سامنے وہاں کے لوگوں کے ہی اخلاق ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں دلیل کا کچھ بھی اثر ان پر نہ ہو گا۔ پس (مربی) کا یہ اولین فرض ہے کہ جہاں جائے وہاں کے لوگوں کے متعلق دیکھے کہ ان کے روحانی اور ظاہری اخلاق کیسے ہیں۔ ان کے اخلاق اور عبادات کو خاص طور پر دیکھے اور ان کی نگرانی کرتا رہے۔ جب بھی جائے مقابلہ کرے کہ پہلے کی نسبت انہوں نے ترقی کی ہے یا نہیں۔ یہ نہایت ضروری اور اہم بات ہے اور ایسی اہم بات ہے کہ اگر اخلاق

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

وادئ کوئٹہ و زیارت

محمد انعام صاحب

رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ بلوچستان اپنی متنوع آب و ہوا کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس صوبہ میں ایک طرف جہاں کوہ سلیمان کوہ چلتن اور کوہ سلطان جیسے بلند پہاڑی سلسلے واقع ہیں' وہاں وسیع و عریض میدانی علاقے بھی' صوبہ بلوچستان کا حصہ ہیں۔ اگر ایک طرف نصیر آباد کے زرخیز خطے اپنی بہار دکھلا رہے ہیں تو دوسری طرف سبی میں پٹ کے لق و دق صحرا بھی موجود ہیں۔ اسی طرح ملک کے گرم ترین مقام سبی کے ساتھ ساتھ ملک کے سرد ترین علاقے' وادی کوئٹہ' وادی زیارت اور وادی قلات بھی اسی صوبہ میں پائے جاتے ہیں۔ اور موسم گرما میں ان علاقوں کی سیر ایک انوکھا لطف دیتی ہے۔ یہاں پر وادی کوئٹہ اور زیارت کا کچھ تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

کوئٹہ

صوبہ بلوچستان کا صدر مقام' کوئٹہ اپنے سرد موسموں کے لئے مشہور ہے۔ سطح سمندر سے اس کی بلندی تقریباً 1700 میٹر ہے۔ سردیوں میں انتہائی سرد اور گرما میں معتدل موسم اس کا خاصہ ہے۔ لفظ کوئٹہ' کوٹ سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معانی قلعہ کے ہیں۔ کوئٹہ دراصل چاروں اطراف پہاڑوں سے گھرا ہونے کے سبب ایک قدرتی قلعہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ پہاڑ سخت' سرخی مائل مٹی کے ہیں اور ان میں کوہ زرغون' کوہ مردار' کوہ چلتن اور کوہ تکاتو شامل ہیں۔

کوئٹہ کی زیادہ تر آبادی بلوچوں' پٹھانوں اور براھوی لوگوں پر مشتمل ہے۔ تاہم پنجابی اور سندھی بھی ایک کثیر تعداد میں آبادی کا حصہ ہیں۔

کوئٹہ آنے کے لئے ہر قسم کے ذرائع آمد و رفت میسر ہیں۔ کراچی سے کوئٹہ براستہ شاہراہ آر۔ سی۔ ڈی پہنچا جاسکتا ہے جو کوئٹہ کو ایرانی شہر تہران سے ملاتی ہے۔ سبی۔ کوئٹہ شاہراہ براستہ درہ بولان' کوئٹہ کو پنجاب اور بالائی سندھ کے شہروں سے ملاتی ہے۔ اسی طرح کوئٹہ۔ لورالائی۔ ڈیرہ غازی خان شاہراہ بھی کوئٹہ پہنچنے کا ایک اہم راستہ ہے۔ کوئٹہ سے چمن جاکر ایک سڑک افغانستان کے بارڈر تک بھی جاتی ہے۔

کوئٹہ بذریعہ ریلوے لائن بھی ملک کے دوسرے حصوں سے منسلک ہے۔ یہ ریلوے لائن بھی اپنی نوعیت کی ایک ناقابل یقین تعمیر ہے جو آج سے تقریباً سو سال قبل اس خطہ بے آب و گیاہ میں کی گئی۔ پشاور۔ لاہور۔ کراچی مین لائن سے روہڑی کے مقام پر الگ ہو کر کوئٹہ تک جانے والی اس ریلوے لائن کی تعمیر اس لحاظ سے حیرت انگیز ہے کہ مسلسل پہاڑی دروں' چڑھائی اور پہاڑوں کے اندر سے اسے سرنگیں بنا کر گذارا گیا ہے۔ سرنگوں کی تعداد کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صرف درہ بولان میں سبی سے کوئٹہ تک انیس چھوٹی بڑی سرنگیں موجود ہیں جن کی لمبائی 10 میٹر سے لے کر کئی سو میٹر تک بھی ہو سکتی ہے۔

کوئٹہ ملک کے دوسرے حصوں سے فضائی رابطے میں بھی ہے۔ لاہور' کراچی اور اسلام آباد کے لئے پی آئی اے کی پروازیں تقریباً پورا ہفتہ میسر ہیں۔

کوئٹہ' بلوچستان کے دوسرے علاقوں سے بھی ہر طرح کے ذرائع آمد و رفت کے ذریعے منسلک ہے۔ اور بلوچستان کے دوسرے علاقوں تک' کوئٹہ سے ہر وقت جایا جاسکتا ہے۔ ایشیا کے بلند ترین ریلوے اسٹیشن کان مہترزئی بذریعہ ریلوے دو گھنٹوں میں پہنچ سکتے ہیں۔ اس کی بلندی سطح سمندر سے 2224 میٹر ہے۔ لورالائی کوئٹہ سے 265 کلو میٹر ہے۔ چمن کا فاصلہ کوئٹہ سے 128 کلو میٹر ہے اور براستہ ٹرین 4 گھنٹے لگتے ہیں۔ چمن جاتے ہوئے ریلوے لائن مشہور سرنگ کھوجک ٹنل میں سے گذرتی ہے جس کی لمبائی کئی کلو میٹر ہے۔ پشین' کوئٹہ سے چند گھنٹوں کی مسافت پر ہے۔ یہاں واقع بند خوشدل خان جھیل میں موسم سرما میں سائبیریا سے پرندے ہجرت کر کے آتے ہیں۔

وادی کوئٹہ اپنے خوبصورت اور لذیذ پھلوں کے لئے پاکستان بھر میں مشہور ہے۔ ہر طرح کے سیب' انار' بادام' چیری' گرما' سردا وغیرہ کے بڑے بڑے باغات وادی میں جابجا نظر آتے ہیں اور یہ پھل یہاں سے پورے ملک کو سپلائی کئے جاتے ہیں۔

کوئٹہ ایک اہم تجارتی مرکز بھی ہے۔ الیکٹرونکس کی اشیاء کی بڑی بڑی مارکیٹیں اور کپڑے کی بڑی بڑی دکانیں' شہر کے اہم کاروباری مراکز ہیں۔ جہاں پر ہر وقت خریداروں کے ہجوم دیکھے جاسکتے ہیں۔ چیز کی بہت زیادہ قیمت مانگ کر' کم قیمت پر فروخت کرنا دوکانداروں کا وطیرہ ہے۔ شہر کے مشہور بازاروں میں لیاقت بازار قندھاری بازار اور عبدالستار روڈ شامل ہیں جبکہ اہم شاہراہوں میں جناح روڈ اور زرغون روڈ قابل ذکر ہیں۔ کوئٹہ کے قابل دید مقامات میں قدیم تہذیب کا میوزیم' جیالوجیکل میوزیم' عسکری پارک' ایوب اسٹیڈیم اور بلوچستان یونیورسٹی شامل ہیں۔

اپنے خوبصورت موسم کے باعث کوئٹہ' موسم گرما میں سیاحوں کے لئے ایک پرکشش مقام کی حیثیت رکھتا ہے۔ زیریں پنجاب اور سندھ سے قریب ہونے کے سبب' وہاں کے لوگ خاص طور پر گرمیوں میں کوئٹہ کا رخ کرتے ہیں اور کوئٹہ کے سرد موسم کے مزے اڑاتے ہیں۔ اسی سبب کوئٹہ میں سیاحوں کے لئے چھوٹے بڑے کئی ہوٹل' ریسٹ ہاؤس اور ایک یوتھ ہوسٹل موجود ہیں جہاں پر نہایت معقول کرایہ پر قیام کیا جاسکتا ہے۔ خوراک وغیرہ بھی ارزاں نرخوں پر عام ہوٹلز میں دستیاب ہوتی ہے۔ تاہم پرنس روڈ کے کھانے عمدہ ہوتے ہیں۔ کوئٹہ کے کھانوں میں بلوچ قبائل کی مخصوص ڈش' سجی' قابل ذکر ہے۔ یہ بکرے وغیرہ کی سالم ران' کوئلے پر بھونی ہوتی ہے اور کم مصالحوں کے ساتھ کھائی جاتی ہے۔

کوئٹہ کے گردونواح میں کئی قابل دید مقامات ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور ھنّہ جھیل اور اوڑک آبشار ہیں۔

ھنّہ جھیل

یہ قدرتی جھیل کوئٹہ سے 10 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ کوئٹہ سے اومنی بس میں تقریباً آدھ گھنٹے میں یہاں پہنچا جاسکتا ہے۔ سبزی مائل نیلگوں یہ جھیل چاروں اطراف سے پہاڑوں میں گھری ایک پیالے کی مانند ہے۔ اس قدرتی جھیل میں ارد گرد پہاڑوں سے بارش کا پانی اکٹھا ہوتا ہے۔ یہ جھیل اوپر سے دیکھنے پر ایک دلفریب منظر پیش کرتی ہے۔ جھیل کے چاروں طرف بنی ہوئی روشیں اور چھوٹے چھوٹے ہٹ سیاحوں کے لئے لطف اندوز ہونے کی جگہیں فراہم کرتے ہیں۔ جھیل کے ایک طرف دو پہاڑوں کے بیچ پانی کا بہاؤ روکنے کے لئے ایک بند بھی باندھا گیا ہے اس بند پر سے جھیل کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔

اوڑک آبشار اور وادی

کوئٹہ سے تقریباً 20 کلو میٹر کے فاصلے پر اوڑک آبشار واقع ہے یہاں پہنچنے کے لئے رستہ دونوں اطراف سیب کے گھنے باغات سے پر ہے اور پندرہ بیس کلو میٹر طویل یہ وادی اپنے سرخ سیبوں کے لئے مشہور ہے اس وادی کے آخری سرے پر ایک خوبصورت آبشار واقع ہے۔ یہاں پر ایک چھوٹا سا پارک بھی موجود ہے جہاں پر کچھ وقت کے لئے ٹھہرا جاسکتا ہے۔

وادئ زیارت

بلوچستان کا ذکر زیارت کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ کوئٹہ سے 133 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع یہ مشہور وادی اپنے انتہائی سرد موسم کے لئے معروف ہے۔ کوئٹہ سے بذریعہ بس یا ویگن تین چار گھنٹے میں زیارت پہنچا جاسکتا ہے۔ زیارت جانے والی سڑک کی تعمیر نو ہو رہی ہے۔ مکمل ہونے پر سفر اور بھی کم ہو جائے گا۔ سڑک پہاڑوں کے درمیان میں سے بل کھاتی ہوئی اوپر جاتی ہے۔ تاہم یہ چڑھائی خطرناک نہیں ہے اور سفر خوشگوار رہتا ہے۔ زیارت کے قریب جاکر سڑک کے دونوں اطراف سیب اور صنوبر کے جنگلات گھنے ہوتے جاتے ہیں۔ اور فضا سیبوں کی خوشبو سے بھر جاتی ہے۔

زیارت سطح سمندر سے 2400 میٹر بلند ہے۔ اس کے ارد گرد صنوبر کے صدیوں قدیم اور گھنے جنگلات پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ جنگلات صنوبر کے دنیا میں سب سے وسیع جنگلات ہیں۔ اور ان میں بعض درخت پانچ ہزار سال سے بھی پرانے ہیں۔ تاہم آج کل یہ جنگلات بے دریغ کاٹے جارہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کا رقبہ کم ہو رہا ہے کیونکہ صنوبر کی افزائش بہت سست ہوتی ہے اور ایک پورا درخت بننے میں طویل وقت درکار ہوتا ہے۔ صنوبر کے علاوہ یہاں سیب کے بڑے بڑے باغات بھی عام ہیں۔ تقریباً چار ہزار ایکڑ پر پھیلے ہوئے ان باغات میں ہر طرح کے سیب پائے جاتے ہیں خاص طور پر کالا اور لال کلّو اقسام کے سیب بہت زیادہ ہیں۔

شدید گرم مہینوں میں بھی زیارت کا موسم انتہائی سرد ہوتا ہے اور شام اور صبح کے وقت ٹھنڈی ہوائیں گرم کپڑے پہننے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ زیارت کی یہی ٹھنڈک اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے پھول' اور سبز گھاس بھی وافر نظر آتی ہے۔

زیارت میں قیام و طعام کا انتظام انتہائی مناسب ہے۔ ہوٹل تعداد میں کافی ہیں اور معیاری سروس سستے داموں مہیا کرتے ہیں تاہم کھانوں کا معیار بہت اچھا نہیں ہے۔ اگر آپ گروپ کی شکل میں سیر پر ہیں تو اپنا کھانا پکانا نہایت مناسب رہتا ہے۔

زیارت میں قابل دید مقامات زیادہ نہیں ہیں تاہم قائداعظم ریذیڈنسی' چند آبشاریں اور بابا خرواری کا مزار مشہور جگہیں ہیں۔

قائداعظم ریذیڈنسی

بانی پاکستان کی آخری علالت کے دوران ان کے قیام کے حوالے سے معروف یہ رہائش گاہ انتہائی قدیم عمارت اور بڑے بڑے چنار کے درختوں اور خوبصورت سبزلان پر مشتمل ہے۔ چنار کے درخت بہت پرانے ہیں۔ جبکہ سبزلان پر گھاس بہت دلفریب لگتی ہے۔ عمارت ساری کی ساری لکڑی کے ڈھانچے پر مشتمل ہے اور دو منزلہ ہے۔ پہلی منزل پر ڈرائنگ روم' ملاقاتیوں کا کمرہ اور کھانے کا کمرہ جبکہ دوسری منزل پر بیڈ رومز ہیں۔ یہ عمارت 1882ء میں تعمیر کی گئی تھی اور اب اسے قومی عجائب گھر کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ داخلہ ٹکٹ پانچ روپے ہے۔ عمارت کی دوسری منزل سے نیچے وادی کا نظارہ دیدہ زیب ہے۔

پراسپکٹ مقام

اس مقام کا فاصلہ زیارت سے چھ کلو میٹر ہے۔ جیپ کا راستہ ہے تاہم پیدل بھی پہنچا جاسکتا ہے۔ یہ مقام زیارت سے تین صد میٹر بلند ہے اور انتہائی سرد ہے۔ اس مقام پر سے پوری وادی زیارت کا نظارہ انتہائی دل کش ہوتا ہے۔ نیچے ڈھلانوں پر اگے ہوئے صنوبر کے درخت اور تیز ٹھنڈی ہوا یہاں کی اہم ترین خصوصیات ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہیں سے زیارت کی بلند ترین چوٹی خلیفت نظر آتی ہے جس کی بلندی 3500 میٹر کے لگ بھگ ہے۔ یہاں پر ایک ریسٹ ہاؤس بھی ہے جس کی پیشگی بکنگ ڈی۔ سی۔ زیارت سے کروائی جاسکتی ہے۔

بابا خرواری کا مزار

پراسپکٹ مقام سے ذرا نیچے علاقے کے مشہور صوفی حضرت بابا خرواری کا مزار ہے۔ ملا طاہر نامی اس بزرگ کا زمانہ دو تین سو سال قبل کا بتایا جاتا ہے۔ لفظ خرواری کا مطلب گنج بخش ہے۔ ان صوفی کو یہ خطاب ان کے مرشد حضرت نانا صاحب نے اس وقت دیا جب یہ ساری رات مرشد کے سرہانے پانی کا پیالہ لے کر کھڑے رہے۔ زیارت کو یہ نام اسی مزار کی مناسبت سے ملا ہے کیونکہ زیارت کا لفظی مطلب مزار شریف ہے۔ مزار کے دروازے پر لگی تختی پر صاف صاف تحریر ہے کہ مزار پر سجدہ کرنا منع ہے۔ صرف دعا کریں۔

آبشاریں

زیارت کے اردگرد پہاڑوں میں سے پھوٹ پڑنے والے چھوٹے چھوٹے کئی چشمے کئی جگہ پر آپس میں مل کر پہاڑوں میں رستے بناتے ہیں اور نیچے وادی میں ایک آبشار کی صورت میں گرتے ہیں۔ ان پہاڑوں میں سے رسنے والے ان پانیوں کی چھوٹی چھوٹی نالیوں کو جب یہ مل کر بڑی بڑی نالیوں (کاریز) میں تبدیل ہو جاتی ہیں 'مقامی زبان میں تنگی کہا جاتا ہے۔ زیارت کے اردگرد تقریباً ایک درجن کے لگ بھگ 'تنگی' پائی جاتی ہیں۔ ان تنگی میں پانی کے جگہ جگہ گرنے سے پیدا ہونے والی مدھر آواز' نہایت خوشکن ہوتی ہے۔ ان میں سے مشہور درج ذیل ہیں۔

1۔ زندرہ تنگی:۔ زیارت سے 14 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع یہ تنگی تین چار کلو میٹر لمبی ہے۔ اونچے اونچے پہاڑوں کے بیچ میں سے ایک تنگ سے درے میں بہتی ہوئی یہ تنگی اردگرد پہاڑوں میں سے جگہ جگہ سے رستا ہوا پانی اکٹھا کرتی ہوئی ایک بڑے نالے میں بدل جاتی ہے جس میں پانی خاصی رفتار سے بہتا ہوا نیچے ایک ڈیم میں اکٹھا ہوتا ہے۔

2۔ سنڈیمن تنگی:۔ زیارت سے صرف 4 کلو میٹر دور یہ آبشار نما تنگی سیاحوں کی تفریح طبع کا اچھا موقع فراہم کرتی ہے۔

3۔ چھتر تنگی:۔ زیارت سے لورالائی روڈ پر 13 کلو میٹر کے فاصلے پر چھتر وادی واقع ہے۔ خوبصورت سبز وادی میں جگہ جگہ پکنک سپاٹ بنے ہوئے ہیں۔ قریب ہی چھتر تنگی ہے جو سیاحوں کے لئے ایک قابل دید مقام ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

درست نہ ہوں تو ساری دلیلیں باطل ہو جاتی ہیں۔ اور اگر اخلاق درست ہوں تو ایک آدمی بھی بیسیوں کو احمدی بنا سکتا ہے۔ کیونکہ دس تقریریں اتنا اثر نہیں کرتیں۔ جتنا اثر ایک دن کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ مشاہدہ ہوتا ہے اور مشاہدہ کا اثر دلائل سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دیکھو اگر ذلک الکتب لا ریب فیہ کا اثر بذریعہ کشف دل پر ڈال دیا جائے تو اس کا اتنا اثر ہوگا کہ سارے قرآن کے الفاظ پڑھنے سے اتنا نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ مشاہدہ ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیاء نے کہا ہے کہ ایک آیت پر عمل کرنا بہتر ہے بہ نسبت سارا قرآن پڑھنے کے۔ اس کا غلط مطلب سمجھا گیا کہ ایک ہی آیت کو لے لینا چاہئے اور باقی قرآن کو چھوڑ دینا چاہئے۔ حالانکہ اس سے مراد وہ اثر ہے جو کسی آیت کے متعلق کشفی طور پر انسان پر ہو۔

تو اخلاق کا نمونہ دکھانا بڑی تاثیر رکھتا ہے۔ اسی کے متعلق قرآن میں آیا ہے (-) کفار مسلمانوں کے اخلاق کو دیکھ کر خواہش کرتے کہ کاش ہم بھی ایسے ہو جائیں۔ یہ اخلاق ہی کا اثر ہو سکتا ہے کہ کافر بھی مومن کی طرح بننے کی خواہش کرتا ہے۔ اور جب کوئی سچے دل سے خواہش کرے تو اس کو خدا ان لوگوں میں داخل بھی کر دیتا ہے جن کے اخلاق اسے پسند آتے ہیں۔

بائیسویں ہدایت

بائیسویں بات (مربی) کے کامیاب ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں ایک حیات اور حرکت ہو۔ یعنی اس میں چستی' چالاکی اور ہوشیاری پائی جائے۔

حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ تم جہاں جاؤ آگ لگا دو تا کہ لوگ جاگیں اور تمہاری باتیں سنیں۔ پس چاہئے کہ (مربی) کے اپنے جسم میں ایک ایسا جوش اور ولولہ پیدا ہو جائے کہ جو زلزلہ کی طرح اس کے جسم کو ہلا دے اور وہ دوسروں میں زلزلہ پیدا کر دے۔ (مربی) جس گاؤں یا شہر میں جائے وہ سو نہ سکے بلکہ بیدار ہو جائے۔"

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32408 میں چوہدری عنایت اللہ ولد حاجی اللہ بخش قوم جٹ ہندل پیشہ فارغ عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 127/ر۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-7-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ بنجر زمین برقبہ 4 کلے 13 مرلے واقع چک نمبر 127/ر۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی۔/90000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان برقبہ 5 مرلے واقع چک نمبر 127/ر۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی۔/10000 روپے۔ 3۔ سرٹیفکیٹ مالیتی۔/100000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری عنایت اللہ چک نمبر 127/ر۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد صدر جماعت چک نمبر 127/ر۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 کلیم اللہ پسر وصیت کنندہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32409 میں بشیر احمد ولد چوہدری علی اصغر قوم جٹ وینس پیشہ زمیندارہ عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 644/گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-5-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین ساڑھے آٹھ ایکڑ واقع چک نمبر 644/گ۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی۔/1275000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان برقبہ 9 مرلہ واقع چک نمبر 644/گ۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی۔/100000 روپے۔ 3۔ ٹیوب ویل ایک لاکھ روپے کا 1/10 حصہ مالیتی۔/10000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/1385000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/60000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد ساکن چک نمبر 644۔گ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مغفور احمد منیب وصیت نمبر 20559 گواہ شد نمبر 2 رؤف احمد چک نمبر 644۔گ۔ب ضلع فیصل آباد۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32410 میں نصیرہ بیگم زوجہ بشیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 644/گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-5-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیور طلائی وزنی 6 تولہ اور حق مہر وصول شدہ۔/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصیرہ بیگم زوجہ بشیر احمد چک نمبر 644/گ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مغفور احمد منیب وصیت نمبر 20559 گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد جاوید 9/31 دارالعلوم شرقی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32411 میں سلطان احمد سلیمی ولد میاں بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-4-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلطان احمد سلیمی۔ مسعود آباد سمن آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 نوید احمد بٹ وصیت نمبر 28752 گواہ شد نمبر 2 بشیر حسین تنویر مسعود آباد فیصل آباد۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم سید عامر شہزاد صاحب معلم وقف جدید ربوہ ساکن احمد نگر ضلع جھنگ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 99-10-19 پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس بچی کا نام صبیحہ عامر عطا فرمایا ہے۔ نومولود بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے جو سید سمیع اللہ شاہ صاحب مرحوم آف علی پور ضلع مظفر گڑھ کی پوتی ہیں اور مکرم راجہ محمد اسلم صاحب دارالصدر شمالی کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دعائیہ تقریب

○ احمد ٹریول انٹرنیشنل ربوہ کی پانچ سالہ خدمات کے سلسلہ میں 17۔ اکتوبر 99ء کو ایک دعائیہ تقریب منعقدہ کی گئی جس کی صدارت مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے کی۔ ایوان محمود میں منعقد اس تقریب میں بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت کی۔ احمد ٹریول کے ڈائریکٹر مکرم شاہد رضوان صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

اعلان داخلہ

○ کراچی یونیورسٹی نے فیکلٹی سائنس۔ آرٹس۔ کامرس اور اسلام سٹڈیز کے مختلف ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابیت میں بیچلر کم از کم 45 فی صد نمبروں کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ MPA۔ سپیشل ایجوکیشن۔ بایو ٹیکنالوی۔ کمپیوٹر سائنس۔ ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن۔ وومن سٹڈیز۔ ماس کمیونیکشن۔ اپلائڈ فزکس وغیرہ میں داخلہ کے لئے متعلقہ شعبہ سے رابطہ کیا جائے۔

مزید معلومات کے لئے یونیورسٹی آفس فون 5-479011 پر رابطہ کیا جائے۔ مکمل فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8۔ نومبر 99ء ہے۔

اعلان

○ امسال ماہ رمضان المبارک انشاء اللہ دسمبر 99ء کے دوسرے عشرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ جو حفاظ کرام نظارت ہذا کے تحت رمضان المبارک میں جماعتوں میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کے خواشمند ہوں وہ اپنی درخواستیں 20۔ نومبر 99ء تک نظارت ہذا میں بھجوادیں۔

اسی طرح جو جماعتیں نماز تراویح کے لئے حفاظ کرام کی خواشمند ہوں وہ بھی 20۔ نومبر 99ء تک نظارت ہذا میں درخواست بھجوا دیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم ملک سعید احمد اشرف صاحب بابت ترکہ مکرم ملک شرافت احمد خان صاحب)

مکرم ملک سعید احمد صاحب اشرف ابن مکرم ملک شرافت احمد خان صاحب (آف کھرپڑ) ساکن مکان نمبر 302/B گلگشت کالونی۔ ملتان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 5/1 دارالبرکات ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے 10 مرلے ان کے بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم ملک سعید احمد اشرف صاحب (پسر)
3۔ مکرم ملک حمید احمد صاحب (پسر) وفات یافتہ
4۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ نسیمہ بیگم صاحہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء)

ٹائم ٹیبل ریلوے

نام گاڑی	چنیوٹ کی طرف	سرگودھا کی طرف
چناب ایکسپریس	صبح 9:46	شام 7:47
سپر ایکسپریس	شام 6:49	صبح 8:26
سرگودھا ایکسپریس	صبح 6:17	شام 7:15
ماڑی انڈس	رات 1:24	رات 12:17
پسنجر لالہ موسیٰ	رات 8:59	صبح 6:45

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

آرمینی پارلیمنٹ پر قبضہ ختم

آرمینیا کی پارلیمنٹ پر قبضہ کر کے وزیر اعظم سپیکر اور آٹھ دیگر افراد کو قتل کرنے والے باغیوں نے خود کو پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ انہوں نے صدر مملکت کی اس یقین دہانی پر پارلیمنٹ کا قبضہ ختم کیا کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔ ملزموں میں ایک سابق انتہا پسند صحافی بھی شامل ہے ایک باغی نے کہا کہ کرپٹ وزیر اعظم کو قتل کیا۔ سارا ملک خوش ہے۔ ملک کی خاطر بدعنوان سیاستدانوں سے انتقام لیا حملہ آوروں کا تعلق نیشنلسٹ انتہا پسندوں سے ہے۔ برطانیہ' فرانس کینیڈا اور امریکہ کی طرف سے اس قتل عام کی مذمت کی گئی ہے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اس افسوسناک واقعہ پر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔ مقتول وزیر اعظم کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

مجاہدین کا سری نگر سیکرٹریٹ پر حملہ

سری نگر میں مجاہدین نے حکومت کے سیکرٹریٹ پر راکٹوں سے حملہ کر دیا۔ جس سے ہر طرف تباہی پھیل گئی۔ 4۔ افراد ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔ 6 گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ حریت پسندوں نے متعدد راکٹ فائر کئے۔ فوج نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ دیگر علاقوں میں بھارتی فوج کے ساتھ جھڑپوں میں 35 فوجی ہلاک اور 19 مجاہدین شہید ہو گئے۔

فوجی سامان دیگر ممالک کو فروخت کرنے کا منصوبہ

بھارت نے فوجی سامان دیگر ممالک کو فروخت کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔ بھارتی آرڈی ننس فیکٹریوں میں تیار شدہ سامان مغربی ممالک کے ہتھیاروں سے نسبتاً آدھی قیمت میں پڑتا ہے۔ ملٹری ہارڈویئر سسٹم کے لئے بھی مذاکرات کئے جا رہے ہیں۔

انڈونیشیا میں اسلامی لہر

امریکی جریدہ نیوز ویک نے لکھا ہے کہ انڈونیشیا میں سیکولرزم کے دن پورے ہو گئے۔ اسلامی لہر چھا گئی ہے۔ آزادی سے گزشتہ سال تک انڈونیشیا میں ایک ہی ذہنیت کے دو حکمران سیاست پر قابض رہے۔ سیکولر طاقتوں نے میگاوتی کو ملک کے اعلیٰ ترین عہدے تک پہنچنے سے روکا۔ انڈونیشیا میں صرف جمہوریت ہی فروغ نہیں پا رہی اسلامی سیاست کی طاقت بھی زور پکڑ گئی ہے۔

گروزنی پر میزائلوں اور بموں کی بارش

روس کی فوجوں نے چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی پر میزائیلوں کی بارش کر کے 116۔ افراد کو موت کی نیند سلا دیا۔ میزائل لگنے سے کمانڈر شامل بسائیوف عرب کمانڈر خطاب' اور حکومتی ترجمان کے گھر تباہ ہو گئے۔ شہر کے کئی حصوں سے آگ اور دھوئیں کے بادل اٹھ رہے ہیں۔

بھارت میں ٹرک ڈرائیوروں کی ہڑتال ختم

بھارت میں 20 لاکھ ٹرک ڈرائیوروں نے ہڑتال ختم کر دی ہے۔ یہ ہڑتال سات دن جاری رہی۔ انہوں نے ڈیزل کی قیمتوں میں 35 فیصد اضافے کے خلاف ہڑتال کی تھی۔ ہڑتال ختم کرتے ہوئے ڈیزل کی قیمت کے بارے میں کوئی بات حکومت یا ٹرک ڈرائیوروں کی طرف سے نہیں کی گئی۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ٹرانسپورٹ کو انڈسٹری تسلیم کیا جائے گا۔

امریکہ کی مخالفت میں وزیر اعظم مستعفی

سابق سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے والی ریاست لتھوانیا کے وزیر اعظم نے یہ کہہ کر استعفیٰ دے دیا ہے کہ آئل ریفائنری امریکہ کو نہیں بیچوں گا۔ ان کی قدامت پسند پارٹی اس معاہدے کے حق میں تھی۔ استعفیٰ کے بعد اب ان کی حکومت خود بخود ختم ہو گئی ہے۔ مستعفی ہونے والے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ یہ آئل ریفائنری امریکہ کو بیچنا ملکی مفادات کے خلاف ہے۔

معافی مانگنے کی ضرورت نہیں

بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے کہا ہے کہ پاپائے روم کو ہندوؤں کے قتل عام پر معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔ یہ قتل عام سولہویں صدی میں گوا میں ہوا تھا اور بعض بھارتی حلقوں کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ پاپائے روم بھارت کے دورہ پر اس قتل عام کی معافی مانگیں۔

آسامی باغیوں کے خلاف فوجی آپریشن

بھارت' بھوٹان میں آسامی باغیوں کے خلاف فوجی آپریشن کرے گا۔ اس میں بھارتی فضائیہ بھی حصہ لے گی۔ بھارتی فوج کے تین بٹالین الفا باغیوں کے خلاف کارروائی کریں گے۔ آسام میں موجود ... ہزار الفا باغیوں کے خلاف آپریشن کی کمان چوتھی کور کرے گی۔ دو ہفتوں میں یہ زبردست آپریشن شروع ہو جانے کی توقع ہے۔

غیر مشروط مذاکرات کی پیشکش

امریکہ نے ایران کو غیر مشروط مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ ہم ایران کے ساتھ بہتر تعلقات کے خواہاں ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ مذاکرات کی میز پر بیٹھ کر تمام امور باہمی اتفاق سے حل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 29 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 30۔اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-23
اتوار 31۔اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-59
اتوار 31۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-21

بحالی جمہوریت کی تاریخ نہیں دے سکتے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ میں دنیا کو بحالی جمہوریت کی تاریخ دینے کا پابند نہیں۔ میں وہ کچھ کروں گا جس کی پاکستان کو ضرورت ہے نہ کہ دنیا کو۔ جب میں وہ کچھ حاصل کرلوں گا جس کا میں نے پاکستان کے عوام سے وعدہ کیا ہے تو میں اقتدار چھوڑ دوں گا۔ یا پھر اس وقت جب پاکستان کے عوام ایسا کہیں گے۔ ابوظہبی ٹی وی سے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے خلاف کرپشن کی تحقیقات ہو رہی ہے مخصوص الزامات بھی ہیں لیکن ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ مخصوص معاملات میں نواز شریف کے ملوث ہونے کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا۔ عوامی حکومت کی واپسی کی تاریخ مقرر نہیں کرسکتا۔ مہینوں کا نہیں کہہ رہا برسوں کے بارے میں تبصرہ نہیں کرسکتا۔

کسی طاقت سے ڈکٹیشن نہیں لیں گے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ پاکستان کسی طاقت سے ڈکٹیشن نہیں لے گا۔ بھارت کے ساتھ باوقار اور باعزت امن چاہتے ہیں۔ جس کے لئے بنیادی مسئلے کشمیر کا حل ضروری ہے۔ دورہ بھارت کا سوال اچھے تعلقات کے بعد پیدا ہوگا۔ انہوں نے بھارت سے دوستی اور دہلی کے دورہ کے سوال پر کہا' میں منافق نہیں جو بات دل میں نہ ہو وہ نہیں کہتا۔

دو سال میں جمہوریت بحال کریں

دولت مشترکہ کے وفد نے جس کی قیادت کینیڈا کے وزیر خارجہ کر رہے ہیں پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دو سال کے اندر جمہوریت بحال کردی جائے۔ حقائق معلوم کرنے والے اس وزارتی مشن نے صدر رفیق تارڑ سے ملاقات کرکے بحالی جمہوریت کے بارے میں واضح ٹائم فریم دینے کے لئے کہا اور دولت مشترکہ کا ایک متفقہ ڈیکلریشن ان کے حوالے کیا۔ صدر تارڑ نے مشن کو ان حالات سے آگاہ کیا جن کی وجہ سے حکومت کی تبدیلی ضروری تھی۔ صدر تارڑ نے بتایا کہ جنرل مشرف کے ایجنڈے کو عوام کی حمایت حاصل ہے۔

امریکی قرضوں پر پابندی ختم

امریکہ نے بھارت پر سے تمام پابندیاں اٹھالی ہیں جبکہ پاکستان سے صرف زراعت کے لئے امداد اور اپنے بینکوں سے قرضوں کے حصول پر پابندیاں ختم کی ہیں امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت کی بحالی تک تعلقات معمول پر نہیں آسکتے۔

طیارہ کیس ایف آئی آر سیل

پی آئی اے کا طیارہ (جس میں جنرل پرویز مشرف سوار تھے) ہائی جیک کرنے کی کوشش کے الزام میں نواز شریف' شہباز شریف' سابق چیئرمین پی آئی اے شاہد خاقان عباسی اور سابق آئی جی سندھ رانا مقبول پر مقدمہ درج کرکے ایف آئی آر سیل کردی گئی ہے۔ فوج کے تعلقات عامہ کے شعبے نے اس کی تصدیق کردی ہے۔

فوجیوں اور افسروں کا احتساب

پاک فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ فوجیوں اور افسروں کا بھی احتساب ہوگا۔ بے نظیر بھٹو کے کیسوں کی از سرنو تفتیش یا "فری ٹرائل" کا فیصلہ اعلیٰ ترین سطح پر ہوگا۔ پاک فوج کے ترجمان بریگیڈیئر راشد قریشی نے نواز شریف اور بے نظیر کے خلاف کارروائی کے سوال پر کہا کہ پہلے قرضے واپس ہوں گے پھر فیصلہ ہوگا۔

پروٹوکول کے بغیر جنرل مشرف کا دورہ لاہور

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے بغیر کسی پروٹوکول کے لاہور کا دورہ کیا۔ شہریوں نے تالیوں اور نعروں سے استقبال کیا۔ عام شہری کی طرح سفر کیا۔ مال روڈ' ریگل چوک' داتا دربار' بھاٹی اور مینار پاکستان چوک پر گئے۔ لوگوں کے نعروں کا جواب ہاتھ ہلا کر دیا۔ پولیس نے شہر میں کسی بھی جگہ ٹریفک نہیں روکی نہ اشارہ بند کیا ائرپورٹ پر کوئی استقبالیہ تقریب منعقد نہیں ہوئی نہ اہم شخصیات کی قطاریں لگائی گئیں۔ گورنر پنجاب جنرل صفدر بھی اسی طرح سڑکوں سے گزرے۔

جنرل مشرف کی مزار قائد اور مزار اقبال پر حاضری

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کراچی میں قائداعظم کے مزار پر اور لاہور میں علامہ اقبال کے مزار پر حاضری دی۔ اور پھول چڑھائے۔

ایس پی کے اوپر کرنل

فوج نے پنجاب میں امن وامان کی صورت حال کو براہ راست مانیٹر کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس ضمن میں صوبے بھر میں ہر ایس پی کے اوپر ایک کرنل کو لگایا جارہا ہے۔ پولیس افسروں کے اثاثوں کے بارے میں بھی چھان بین شروع کردی گئی ہے۔

سپریم کورٹ نے ریکارڈ طلب کرلیا

سپریم کورٹ نے حکومت کو ہدایت کی ہے کہ گزشتہ سات سال کے دوران سٹیٹ بینک سے زرمبادلہ کے محفوظ ذخائر کو نکلوا کر خرچ کرنے کی تفاصیل بیان کی جائیں۔ ایک مقدمے میں وکیل نے عدالت کو بتایا کہ سٹیٹ بنک نے سابقہ حکومتوں کو کئی بار تحریری طور پر خبردار کیا کہ زرمبادلہ کے کھاتوں سے رقوم نکلوانا خطرناک ہے۔

بیگم کلثوم نواز شریف کا بیان

معزول وزیر اعظم نواز شریف کی اہلیہ بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ ہمیں ملک اور سیاست چھوڑنے کے لئے کہا جارہا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میں پوری دنیا سے پوچھتی ہوں کہ کیا جہاز کے واقعہ پر یقین کیا جا سکتا ہے۔ احتساب ہونا چاہئے انتقام نہیں۔ عوام ہمارے ساتھ ہیں مگر خوف کی وجہ سے سڑکوں پر نہیں نکلے۔ ویسے بھی مسلم لیگ تشدد کی سیاست نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ حسن نواز نے واجپائی سے کوئی اپیل نہیں کی۔ نواز شریف خیریت سے ہیں مگر حسین نواز کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ ان کو ان کے والد کے چہلم پر کڑے پہرے میں لایا گیا۔ وہ سارا وقت اپنی والدہ اور بہنوں کے گلے لگ کر روتی رہیں۔ دو خاتون پولیس افسر ہمہ وقت ان کے ساتھ رہیں۔

ماتحت عدلیہ میں کارروائی

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے ماتحت عدلیہ کے 141 ججوں کو ترقی دینے' 8 ججوں کو ملازمت سے فارغ کرنے اور 6 کو معطل کرنے کے احکامات جاری کردیئے ہیں۔ 59 ججوں کو اگلے گریڈ میں ترقی دے دی گئی خراب شہرت رکھنے والے 45 سول و سیشن ججوں کی ترقی روک لی گئی۔ سابق سول جج روبینہ کچھی کی دوبارہ ملازمت حاصل کرنے کی درخواست مسترد کردی گئی۔

الطاف حسین کی طرف سے احتساب کی مخالفت

ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے الیکشن سے پہلے احتساب کی مخالفت کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت فوج سے مفاہمت کی حامی ہے۔ امید ہے کہ جمہوریت جلد بحال کردی جائے گی۔

بینکوں کے اختیارات

حکومت نے بینکوں کو اختیارات دے دیئے ہیں کہ وہ نادہندگان کی رہن جائیداد نیلام کرکے اپنی وصولی کرسکیں اس سلسلے میں ان کو عدالتوں سے رجوع کرنا نہیں پڑے گا۔

اللہ شافی — چھوٹے قد کا علاج — اللہ شافی
تین سے بیس سال تک کے بچوں کے قد بڑھانے کا دو ماہ کا مکمل اور کامیاب ترین علاج
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ فون۔ 212399

اب نئی ورائٹی کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ 04524-213158
FAX: 0092-4524-213158
پروپرائٹر: غلام سرور طاہر اینڈ سنز (آف شیخوپورہ)

معیاری ریڈی میڈ ملبوسات اور سکول یونیفارم کیلئے
شہزاد گارمنٹس
محسن مارکیٹ۔ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 212039

زرعی رقبہ برائے فروخت
4 سے 8 ایکڑ زرعی رقبہ برائے فوری فروخت ہے۔ مناسب دام اور اعلیٰ لوکیشن واقعہ احمد نگر ربوہ سے صرف 2 کلومیٹر سرگودھا فیصل آباد روڈ سے لنک روڈ پر
برائے رابطہ۔ چوہدری عبدالسلام سکنہ احمد نگر
فون فارم 04524-212123 گھر 211263

جرمن معیار کے عین مطابق FB مارکہ پوٹینسی طلب کریں۔
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز۔ طارق مارکیٹ ربوہ فون 212352
نوٹ: ڈاکٹر صاحب شوابے جرمنی بذات خود مشاہدہ کر کے آئے ہیں

قیمت	
12/-	30
13/-	200
16/-	1M
20/-	CM

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61